بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

خطبہ نمبر ۸

قادیان

یوم چہارشنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

نمبر ۳۲ ٹیلیفون

جلد ۳۵	۱۹ ماہ امان ۱۳۲۶ ھش	۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ	۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء	نمبر ۶۶

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

کُنری ۱۷ مارچ۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت اماں جان مدظلہا العالی۔ حرم محترم معہ دیگر افراد خاندان نبوت وخدام ۱۵ مارچ کی شام کو بخیر وعافیت محمود آباد پہنچ گئے۔ حضور نے رات کو اسٹیٹ کے معاملات کی پڑتال فرمائی۔ باوجودیکہ کل سے حضور اسہال اور درد سر سے علیل ہیں۔ حضور نے قبل شام اسٹیٹ کی اراضیات کا ملاحظہ فرمایا۔ اور فصلوں کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لے گئے۔ چونکہ حضور کی طبیعت ابھی تک علیل ہے۔ اس لئے احمد آباد سٹیٹ کا پروگرام آج منسوخ کر دیا گیا ہے۔ حضرت اماں جان مدظلہا العالی اور حرم محترم بخیر وعافیت ہیں۔ اور ہمراہ مرزا حمید احمد صاحب نصرت آباد سٹیٹ کو تشریف لے گئے ہیں دیگر افراد خاندان نبوت وخدام بخیر وعافیت ہیں الحمدللہ قادیان دارالامان کی خیر خیریت کے منتظر ہیں۔

خطبہ جمعہ

دُعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کو لڑائی جھگڑے اور فساد سے بچالے

تمام دوست تعہد کے ساتھ روزے رکھیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء

(مرتبہ:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مَیں نے پچھلے سے پچھلے جمعہ میں اس بات کا اظہار کیا تھا۔ کہ جماعت میں تبلیغ کے متعلق بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور جماعت میں تبلیغ کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اگر یہ احساس قائم رہا تو امید ہے کہ

جماعت کی ترقی

کی رفتار پہلے کی نسبت زیادہ ہو جائے گی میرا خوشی کا اظہار کرنا یہ معنی نہیں رکھتا کہ میں اس رفتار کو تسلی بخش سمجھتا ہوں۔ بلکہ

موجودہ رفتار

ایسی نہیں۔ کہ جسے جماعتی ترقی کا کوئی اہم ذریعہ سمجھ سکیں اور اسے قابل وقعت سمجھیں بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس رفتار سے اگر ہزار یا پندرہ سو گنے رفتار تیز ہو جائے تو پھر کوئی معتد بہ نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کی قدر کرنے سے

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان

بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم کہ اگر تم ہمارا شکر ادا کرو گے۔ تو ہم اور زیادہ دینگے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے جماعت میں اس بات کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ کہ جس طرح ہم چندوں میں دوسری جماعتوں سے افضلیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح

تبلیغ کے میدان میں

بھی ہمارا قدم دوسری قوموں سے بہت آگے ہو۔ پچھلے کئی سالوں سے جماعت کی توجہ تبلیغ کی طرف کم تھی۔ اور جماعت کے افراد اکثر یہ شکایت کرتے رہتے تھے۔ کہ لوگ ہماری باتیں سنتے ہی نہیں۔ یہ کہنا کہ لوگ ہماری باتیں سنتے ہی نہیں۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ لوگ ہماری باتوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگر یہ معنے لئے جائیں۔ تو اس بات کے کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ لوگ ہماری تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی وقت مامور بھیجتا ہے۔ جبکہ لوگ

صداقت سے دور

چلے جاتے ہیں۔ اور ان کو صداقت سے کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ ایسے لوگوں کے متعلق یہ قیاس کرنا کہ ادھر ہم ان کو صداقت کی باتیں کہیں گے۔ اور ادھر وہ مان جائینگے۔ یہ بالکل غلط قیاس ہے۔ اور یہ پہلے سے سمجھی ہوئی بات ہے۔ کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

تو لوگ اس کی باتوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ چنانچہ پہلا الہام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا۔ وہ یہی تھا۔ کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ لیکن دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ مگر خدا تعالے اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس الہام سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا آسانی کے ساتھ اس نبی کی باتیں نہیں مانے گی۔ اور اس نبی کی سچائی کو منوانے کے لئے اللہ تعالے زور آور حملوں سے اس کی تائید کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالے بہت

زور آور حملوں

سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کر رہا ہے۔ اور کرتا رہے گا۔ جب تک کہ دنیا اس صداقت کو مان نہیں لیتی۔ پس یہ سوال کہ لوگ اس سچائی کی مخالفت کریں گے۔ یا نہیں۔ بالکل صاف ہے۔ دوسرے معنے یہ ہیں کہ لوگ سچائی کو قبول کر ہی نہیں سکتے۔ یہ بات بھی بالکل خلاف عقل ہے۔ جب اللہ تعالے اپنے مامور کو اس لئے بھیجتا ہے کہ لوگ اسے قبول کریں۔ اور اللہ تعالے یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ لوگ اسے قبول کریں گے۔ تو ہماری جماعت کے لوگ کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ لوگ قبول نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مامور اسی لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ قبول کر سکتے ہیں۔ ابتدائی مخالفت اور چیز ہے۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ لوگوں کے دل سچائی کے قبول کرنے پر آمادہ ہو ہی نہیں سکتے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اردگرد کے ماحول کی وجہ سے اور اردگرد کی مشکلات کی وجہ سے ان کا قبول کرنا مشکل نظر آتا ہو۔ لیکن

ہمارا فرض

یہی ہے۔ کہ ہم ان کو ایسے طور پر تبلیغ کریں۔ کہ ان کے اندر ایمان پیدا ہو جائے۔ جب انسان کے اندر ایمان پیدا ہو جاتا ہے۔ تو وہ تمام قسم کے خوف دل سے نکال دیتا ہے۔ اور جب دل سے ڈر نکل جائے۔ تو صداقت کو قبول کرنا آسان ہوتا ہے۔ پس تبلیغ کرتے ہوئے اس خیال کو دل سے نکال دو۔ کہ سننے والا تمہاری بات مانتا ہے یا نہیں تمہارا کام ہے کہ تم صداقت اس تک پہنچا دو۔ پھر ہدایت دینا اللہ تعالے کا کام ہے۔ دفتر بیعت والوں کی طرف سے مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ مارچ ۴۵ء سے لیکر اب تک دو سالوں میں سب سے زیادہ بیعتیں مارچ ۴۶ء میں ہوئی تھیں۔ مارچ کا مہینہ اکتیس دن کا ہوتا ہے۔ لیکن اس سال فروری میں جو کہ اٹھائیس دن کا ہے۔ اس سے بہت زیادہ بیعتیں ہوئی ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالے کے فضل سے جماعت میں

تبلیغ کرنے کی رو

پیدا ہو رہی ہے۔ اور جماعت اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ گو بیعتوں کی موجودہ تعداد سے ہزاروں گنے زیادہ بیعتیں ہر سال ہونی چاہئیں۔ اور میرے نزدیک کم از کم پچیس تیس ہزار آدمی روزانہ ہماری جماعت میں داخل ہونا چاہیئے۔ اگر اتنی تعداد میں لوگ شامل ہونا شروع ہو جائیں۔ تو پھر ہم دنیا کو بہت جلد فتح کر سکتے ہیں۔ بہر حال دنیا صداقت کو قبول کر رہی ہے۔ اور

جماعت کا قدم

ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور اب جماعت کو اپنی تبلیغ کے نتائج سے یہ محسوس ہو جائیگا۔ کہ دراصل سستی ہماری ہی تھی۔ ورنہ لوگ ماننے کو تیار تھے۔ جہاں اللہ تعالے جماعت پر اپنا فضل نازل کر رہا ہے۔ اور زیادہ لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔ وہاں جماعت کو بھی اس بات کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری رائے غلط تھی۔ دراصل ہمارے اندر ایسی

دیوانگی اور جنون

نہ تھا۔ جو کہ لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچ لاتا۔ دوستوں کو ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ تمام قیمتی نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب تک ایمان کا درخت ہرا بھرا اور مضبوط نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ہم اس سے کسی قسم کے پھل حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک تم میں یہ احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ایمان تمام چیزوں سے

قیمتی چیز

ہے۔ جب تک تم اپنے ایمان کو اپنی جانوں پر۔ اپنے مالوں پر۔ اپنی بیویوں پر۔ اپنے اپنے بچوں پر۔ اپنے بھائیوں پر۔ اپنی بہنوں پر اور اپنے دوسرے رشتہ داروں پر فوقیت نہیں دیتے۔ جب تک تم ایمان کو ہر چیز پر مقدم نہیں رکھتے۔ اس وقت تک تمہارے اندر

تبلیغ کا جوش

پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب انسان یہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ ایمان ہر چیز پر مقدم ہے۔ تو یہ جذبہ اس کے اندر تبلیغ کے لئے جوش پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے پاس تو اتنی قیمتی اور اعلیٰ نعمت ہو۔ لیکن اس کے بھائی بہن اس نعمت سے محروم ہوں۔ جب کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار کو بیمار دیکھتا ہے۔ تو اس کا دل رحم کی وجہ سے پگھل جاتا ہے۔ یا جب کوئی شخص اپنے رشتہ دار کو فاقے اور غربت کی مصیبتوں میں مبتلا دیکھتا ہے۔ تو اس کا دل پگھل جاتا ہے۔ جب ان معمولی معمولی مصیبتوں میں انسان دوسرے کی حالت پر رحم کھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تو ایمان سے محرومی جو کہ

سب سے بڑی مصیبت

ہے۔ وہ کیسے دیکھ سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں درد پیدا نہیں ہوتا۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے اندر

ایمان کا فقدان

ہے۔ اور جتنی جتنی کسی میں ایمان کی کمی ہو گی۔ اتنا ہی اسے دوسروں پر کم رحم آئیگا۔ اگر کسی شخص کو اپنے رشتہ داروں کی بدحالیوں پر تو رحم آتا ہے۔ لیکن دوسری مخلوقِ خدا پر رحم نہیں آتا۔ تو وہ شخص ایمان کی دولت سے محروم ہے۔ کیونکہ سب سے بڑا رشتہ تو یہ ہے۔ کہ ہم سب اللہ تعالے کے بندے ہیں۔ اس رشتہ سے بڑا رشتہ انسانوں کے درمیان اور کوئی نہیں۔ محبوب کی چیز انسان کو محبوب ہوتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالے یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کے کسی بندے کو تنگ کیا جائے۔ اس لئے اس سے محبت رکھنے والے بھی اس بات کا تعہد کرتے ہیں۔ کہ ان کے ہاتھوں کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

مثل مشہور ہے

کہتے ہیں۔ مجنوں کسی جگہ اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا۔ اس نے رستے میں ایک کتا دیکھا۔ وہ اسے پکڑ کر چومنے لگ گیا۔ ساتھیوں نے کہا کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ کہ ایک کتے کو پیار کر رہے ہو۔ اس نے کہا۔ آپ لوگوں کو غلطی لگی ہے میں کتے کو پیار نہیں کر رہا۔ بلکہ میں تو لیلےٰ کے کتے کو پیار کر رہا ہوں۔ غرض جب انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے۔ تو اس سے تعلق رکھنے والی ہر چیز اسے پیاری لگتی ہے۔ اللہ تعالے کو بھی بنی نوع انسان سے محبت ہے۔ اگر محبت نہ ہوتی۔ تو اسے اس رنگ میں پیدا ہی کیوں کرتا۔ پس تمام وہ لوگ جن کے دلوں میں بنی نوع انسان کے متعلق ہمدردی نہیں۔ اور تمام وہ لوگ جو اپنے دلوں میں بنی نوع انسان کے لئے کپٹ۔ کینہ اور بغض رکھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالے کی محبت نہیں۔ جتنی جتنی کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کم ہوگی اتنی ہی اس کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی کم ہو گی۔ اگر کسی انسان کی ایمان کی متاع محفوظ ہے تو یقینی بات ہے۔ کہ اس کے دل میں

اللہ تعالے کی محبت

ہو۔ کیونکہ اللہ تعالے سے محبت رکھنے والا انسان دوسرے انسانوں کی تکلیف نہیں دیکھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ کہ میں نے جن و انس کو اپنا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس سے ہمیں انسانی پیدائش کی غرض کا علم ہو گیا کہ انسان اللہ تعالے کا عبد بنے۔ اور مخلوق میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتا ہے۔ وہ اس کا بندہ ہے۔ اور جو اس کے احکام کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ بندہ نہیں ہے۔ بیشک وہ مخلوق خدا تعالیٰ کی ہے۔ لیکن وہ عبد نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی پیدائش کی غرض کو فراموش کر دیا۔ اور اللہ تعالے سے محبت رکھنے والے انسان اس بات کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ تمام دنیا اللہ تعالے کی عبودیت کا اقرار کرے۔ اور وہ اللہ تعالے کی اس خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ تمام دنیا راہِ راست پر آ جائے۔ اگر تمہارے دنیاوی کاموں میں ذرا سی خرابی پیدا ہو جائے۔ تو تم پریشان ہو جاتے ہو۔ ایک چھوٹی سی دکان جس سے بمشکل تمہارے بیوی بچوں کا گزارہ ہوتا ہے۔ اس کے کامیاب نہ ہونے پر تم کس قدر گھبراتے ہو۔ بزرگوں اور دوستوں کو دعاؤں کے لئے کہتے ہو۔ اور دوستوں کو پراپیگنڈا کرنے کے لئے کہتے ہو۔ تاکہ کسی طرح تمہاری وہ چھوٹی سی دکان کامیاب ہو جائے

تمہیں اپنی اس چھوٹی سی دوکان کے لئے اتنا فکر ہوتا ہے۔ تو کیا اللہ تعالےٰ جس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا۔ اسے ان کی

ہدایت کا فکر

نہیں۔ اللہ تعالےٰ اگر چاہے تو جبراً ایک منٹ میں سب کے اندر ایمان پیدا کر سکتا ہے۔ مگر ایسا کرنے سے بنی نوع انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اللہ تعالےٰ نے سورج کو سورج ہونے کے لئے بنایا اور چاند کو چاند ہونے کے لئے بنایا۔ اور پہاڑوں کو پہاڑ ہونے کے لئے بنایا اس لئے قیامت کے دن ان کو کسی قسم کا انعام نہیں ملے گا۔ چونکہ وہ جبری طور پر ایسے بنا دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ان کے کام کا کوئی بدلہ نہیں۔ اور وہ کسی انعام کے مستحق نہیں۔ اگر انسان بھی ایسے ہی ہوتے۔ اور وہ بھی جبری طور پر نیک بنا دیئے جاتے۔ تو وہ بھی

انعام کے مستحق

نہ ہوتے۔ پس انسانوں کو جبر سے ہدایت پر لانے سے ان کی پیدائش کی غرض فوت ہو جاتی۔ اور وہ منعم علیہ نہ بن سکتے کیونکہ ایسی حالت میں پتھر اور لوہے میں اور ان میں کوئی فرق نہ ہوتا۔ پس انسان کو آزاد چھوڑا گیا۔ اور تبلیغ کو اس کی ہدایت کا ذریعہ بنایا گیا۔ پس ہماری جماعت کو اپنے فرائض کو تندہی سے ادا کرنا چاہیئے۔ اور ہر احمدی کو اپنے اوپر یہ فرض کر لینا چاہیئے۔ کہ میں

ایک احمدی سال میں

ضرور بناؤں گا۔ اور اگر میں سال میں کم از کم ایک احمدی نہ بناؤں تو میری زندگی بیکار ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت کے دوست سال میں کم سے کم ایک احمدی بنانے کا ضرور عہد کرینگے۔ اور اپنے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں گے۔ قادیان میں اس وقت پندرہ ہزار کی آبادی ہے۔ اس میں سے تین ہزار آدمی آسانی سے ایسے نکل سکتے ہیں۔ جن کو قادیان کے ارد گرد ایک ماہ کے لئے تبلیغ پر بھیجا جا سکتا ہے اور قادیان کی جماعت میں سے کچھ لوگ تبلیغ کے لئے ارد گرد کے دیہات میں جا رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس تنظیم کا

بہت اچھا نتیجہ

نکل رہا ہے۔ بعض جگہ لوگوں پر بہت نیک اثر ہو رہا ہے اور بعض جگہ لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور ابھی تمام افراد میں اس تنظیم کے متعلق احساس پیدا نہیں ہوا اگر تمام لوگ اس کی اہمیت کو سمجھیں تو ہمیں قادیان میں سے کم از کم تین ہزار آدمی ہر سال تبلیغ کے لئے مل سکتا ہے اور ہم پچیس ۲۵ آدمی ہر ماہ تبلیغ کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ اگر ان کی عورتیں بھی ان کے ساتھ مل کر کام کریں۔ تو پھر اور بھی زیادہ شاندار نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ

مردوں کے دوش بدوش عورتیں

بھی کام کریں تو اس طرح سے کام جلدی ختم ہو سکتا ہے۔ مسلم لیگ کا ایجی ٹیشن جائز تھا یا ناجائز اس وقت ہمیں اس سے بحث نہیں۔ بہر حال ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مردوں کے ساتھ عورتوں نے بھی ایجی ٹیشن میں حصہ لیا۔ اور آخر کار گورنمنٹ کو مسلم لیگ کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ اور مجبوراً صلح کرنی پڑی اسی طرح اگر ہماری عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کریں اور عورتیں عورتوں میں تبلیغ کریں۔ اور مرد مردوں میں تبلیغ کریں تو ہماری تبلیغ بہت جلد مؤثر ہو سکتی ہے کیونکہ ہزاروں مرد ایسے ہیں جو کہ یہ جانتے ہیں۔ کہ احمدیت اچھی چیز ہے اور اسلام کی خدمت کرنے والی آج صرف یہی جماعت ہے۔ لیکن بیویوں کے ڈر کی وجہ سے احمدی نہیں ہوتے۔ اور ہزاروں عورتیں ایسی ہیں۔ جن کے دلوں میں احمدیت گھر کر چکی ہے۔ لیکن اپنے خاوندوں کے ڈر کی وجہ سے احمدی نہیں ہوتیں۔ اور مرد اور عورت کا رشتہ اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ مرد اور عورت اپنے تعلقات میں کشیدگی گوارا نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر مل کر حملہ کیا جائے۔ تو جو مرد اپنی بیوی کی مخالفت کی وجہ سے رکا ہوا ہو گا۔ وہ اپنی بیوی کے احمدی ہونے پر فوراً احمدی ہو جائے گا۔ اور جو عورتیں اپنے خاوند کے ڈر سے احمدیت میں داخل ہونے سے رکی ہوئی ہوں گی۔ وہ اپنے خاوندوں کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے فوراً احمدی ہو جائیں گی اور اس طرح ہماری ترقی دگنی ہو جائے گی

اس کے بعد

میں اسی سلسلہ میں دوستوں کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مومن کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہوتا ہے اور جس انسان کے دل میں ایمان ہو وہ دوسرے انسانوں کے لئے اپنے دل میں بغض اور کینہ نہیں رکھتا۔ مومن وہی ہے کہ من سلم المسلمون من یدہ و لسانہ۔ یہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمون کا لفظ کہا ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان کے ضرر سے مسلمان امن میں رہیں۔ مگر اس جگہ مسلم سے

مراد

مسلم نہیں۔ کیونکہ ایک دوسری جگہ آپ نے الناس کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے یعنی جس کے ہاتھ اور زبان کے ضرر سے لوگ امن میں رہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلم سے مراد مسلم نہیں بلکہ امن دینے والے کے ہیں یعنی جو شخص یا قوم صلح سے رہتی ہے مسلمان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچاتا۔ وہ ہمیشہ دفاع کے طور پر کام کرتا ہے۔ غرض اسلام ہر مسلمان سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے۔ کہ تیرے ہاتھ زبان سے کسی شخص کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیئے۔ خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم ہو۔ اسلام نے اس معاملہ میں تفریق کو پسند نہیں کیا اور اسی نقطہ نگاہ سے ہر مسلمان کو دوسرے بنی نوع انسان کو دیکھنا چاہیئے۔ لیکن ہمارے

ملک کے حالات

کچھ ایسے الجھے ہوئے ہیں کہ یہاں کانگرس اور مسلم لیگ کے جھگڑے چلتے چلے جا رہے ہیں۔ جہاں تک سیاسیات کا تعلق ہے ہم سیاسیات میں نہیں پڑتے لیکن اگر ان سیاسیات کے اثر کو دیکھا جائے۔ تو ان اثرات سے ہم بھی محفوظ نہیں۔ بہر حال ہم سیاسیات میں دخل نہیں دیتے۔ ہاں مذہبی لحاظ سے ہمیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے بندے آپس میں لڑینگے۔ ہمارے درد اور تکلیف کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ وہ ہمارے محبوب کے بندے ہیں اور ان کی تکلیف ہم سے دیکھی نہیں جا سکتی۔ جہاں تک انسانیت کا تعلق ہے۔ ہندو، مسلمان، عیسائی، سکھ وغیرہ سب برابر ہیں۔ اس لئے انسانیت کے لحاظ سے ہمارے دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہندو، سکھ، عیسائی سبھی ہمارے

محبوب کی مخلوق

ہیں اور ہم چاہتے ہیں۔ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ لیکن اگر فسادات ہوئے تو تمام قومیں تکالیف اور مصائب کا شکار ہونگی۔ لیکن باقی قوموں کو جو تفکرات ہیں۔ وہ سیاسی قسم کے ہیں اور وہ سیاسی نقطہ نگاہ کے ماتحت ان کو دیکھتی ہیں اور ہم اسے مذہبی نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن چونکہ ابھی ہماری پوزیشن ایسی نہیں۔ کہ ہم سیاسی معاملات میں کوئی آواز بلند کر سکیں۔ اس لئے اس معاملہ میں ہمارے لئے سوائے دعا کے اور کوئی چارہ باقی نہیں۔ ہمیں اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ

موجودہ تغیرات

ملک کی تباہی اور بربادی کا موجب نہ بنیں اور اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے دونو قوموں کے دماغوں کی اصلاح کر دے اور ہر ایک قوم دوسری قوم کے جائز حقوق خوشی سے دیدے ہندو مسلمانوں کے حقوق مارنے کی کوشش نہ کریں اور مسلمان ہندوں کے حقوق دبانے کی کوشش نہ کریں۔ تا کہ ہمارا ملک لڑائی کی آگ سے بچ جائے۔ اور ہماری تبلیغ کے رستے میں کوئی دیوار حائل نہ ہو کیونکہ جب

سیاسی اختلافات

بڑھ جاتے ہیں تو لوگ دین کی باتوں کی طرف کم دھیان دیتے ہیں اور انکے دماغوں میں سیاسی ہیجان کیوجہ سے دین کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوسکتی پس ان دنوں تمام جماعت کو چاہیئے۔ کہ

…ہو جیت کے ساتھ دعاؤں
…ک جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہندوؤں اور
…لوں کو ایک دوسرے سے انصاف
…یش آنے کی توفیق دے۔ اور وہ آپس
…اون اور مفاہمت کے ساتھ کام کرنے
…ار ہو جائیں۔ اور ہر ایک قوم دوسری قوم
…تعلق عفو۔ درگزر سے کام لے۔ تاکہ
…را ملک کامل آزادی کا منہ دیکھ سکے۔
…ہمارا ملک بھی آزاد ممالک کی صف میں
…ہو سکے۔ اور تبلیغ کے لئے جو آسانیاں
ہمیں اب ہمیں حاصل ہیں۔ ان میں
…ہے اور فساد کی وجہ سے کوئی روک
…قع ہو جائے۔ ان حالات میں دعاؤں
…نہایت ضرورت ہے۔ اس لئے میں
…کرتا ہوں۔ کہ آئندہ

سات جمعراتوں کو

…عت کے دوست

روزہ رکھیں

…خبر ہو نہ تمام علاقوں تک نہیں پہنچ
اس لئے آئندہ جمعرات کی بجائے
…۲۰ مارچ سے روزے رکھنے کا اعلان
…تا ہوں۔ تاکہ باہر کے لوگ بھی شامل ہو سکیں
پہلا روزہ ۲۰ مارچ کو۔ دوسرا روزہ ۲۷
…ارچ کو۔ تیسرا روزہ ۳ اپریل چوتھا روزہ
۱۰ اپریل کو پانچواں روزہ ۱۷ اپریل کو
چھٹا روزہ ۲۴ اپریل کو اور ساتواں روزہ
یکم مئی کو اس طرح یکم مئی تک سات
روزے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اگر
یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

قلوب کی اصلاح

کر دی ہے۔ اور خطرہ کے آثار دور ہو گئے
ہیں۔ تو صرف سات روزے ہی رکھے
جائیں گے۔ لیکن اگر یہ محسوس ہوا کہ ابھی
حالات میں کچھ تغیر پیدا نہیں ہوا۔ تو پھر
اس تحریک کو لمبا کر دیا جائیگا۔ روزہ رکھنے
سے انسان کو بہت سے فوائد حاصل ہوتے
ہیں۔ روحانی اصلاح کے لئے روزہ بہت ہی
مفید چیز ہے۔ پھر دعاؤں کی قبولیت کا
ایک خاص ذریعہ ہے۔ اور جو شخص دعا
کرنے کا عادی نہ بھی ہو وہ باقاعدگی کیساتھ
دعا کرنے لگ جاتا ہے۔ پس روزے رکھو اور

باقاعدگی کے ساتھ دعائیں

جاری رکھو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس طرح ہمارے
ملک کے قلوب کی حالت کو بدل دے۔ ہمارے
پاس سیاسی طاقت تو ہے نہیں۔ کہ کسی پر
دباؤ ڈال سکیں۔ لیکن ایک چیز ہمارے پاس
ایسی ہے۔ جو کہ دوسرے لوگوں کے پاس نہیں
اور وہ دعا کا حربہ ہے۔ یہ حربہ تمام حربوں سے
زیادہ طاقت اور شوکت رکھتا ہے۔

قصہ مشہور ہے

کہتے ہیں کہ کوئی بزرگ تھا۔ اس کی یہ عادت
تھی کہ وہ رات کے وقت اپنے دوستوں
اور عزیزوں کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کے احکام
سناتا۔ اور انہیں وعظ و نصیحت کرتا۔ اس کے
ساتھ ہی ایک امیر کا مکان تھا۔ جو کہ ناچ اور
گانے کا بہت شائق تھا۔ جب وہ بزرگ دوسروں
کے ساتھ مل کر دعا اور ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا
تو اس کے ساتھ کے گھر سے گانے اور باجے کی
زور زور سے آواز بلند ہوتی اور ان لوگوں کی
عبادت میں خلل پڑ جاتا۔ اس پر لوگوں نے اس
امیر کو سمجھایا۔ کہ ایسا نہ کیا کرو۔ لیکن چونکہ
وہ بادشاہ کے خاص آدمیوں میں سے تھا۔
اس لئے اپنے غرور کی وجہ سے وہ کسی کی بات
ماننے کو تیار نہ ہوا۔ آخر پھر محلہ والوں نے
زور دیا۔ کہ اگر اب بھی تم نے ہماری عبادت
میں خلل ڈالا۔ تو ہم تمہارے ساتھ نہایت
سختی کے ساتھ پیش آئیں گے۔ جب اس نے
لوگوں کے جوش کو دیکھا۔ تو وہ بادشاہ کے پاس
گیا۔ اور بادشاہ سے کہا۔ کہ میری حفاظت کے
لئے ایک دستہ فوج کا دیا جائے۔ بادشاہ نے
اس کی بات مان لی۔ اور حکم دے دیا۔ کہ ایک دستہ
فوج کا اس کے گھر پر پہرہ دینے کے لئے متعین
کر دیا جائے۔ جب اسے اطمینان ہو گیا۔ کہ اب فوج کا
ایک دستہ میری حفاظت کیلئے پہنچ جائے گا۔
تو اس نے واپس آ کر اس بزرگ کو بلایا اور
بڑے تکبر کے ساتھ کہا۔ میری حفاظت کے لئے
فوج کا ایک دستہ بادشاہ نے مقرر کر دیا ہے
اب میں پہلے کی نسبت زیادہ ناچ اور
گانے کا شغل کروں گا۔ اب دیکھوں گا۔ کہ
آپ کیا کرتے ہیں۔ اس بزرگ نے جواب دیا
کہ ٹھیک ہے۔ ہم اس دستے کا مقابلہ کریں گے۔
اس نے کہا۔ آپ عقلمند آدمی ہیں۔ آپ غور
تو کریں کہ آپ نہتے ہو کر شاہی فوج کا مقابلہ
کر سکتے ہیں؟ آخر کونسا ہتھیار آپ کے پاس
ہے۔ جس سے آپ مقابلہ کریں گے۔ اس بزرگ
نے نہایت سادگی کے ساتھ کہا۔ اگر وہ تیر و
تفنگ لیکر آئیں گے۔ تو ہم بھی

راتوں کے تیروں سے

ان کا مقابلہ کریں گے۔ ہم بے شک بے بس ہیں
لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کی طاقت پر بھروسہ ہے
جب تمہارے دستہ کے تیر ہماری طرف آئیں گے۔ تو
اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہے گا۔ کہ یہ لوگ
نہتے ہیں۔ تم جا کر اس دستے کا مقابلہ کرو۔ اور
جب کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے آجائیں

مجلس مشاورت ۱۹۴۷ء کے متعلق اعلان

سکرٹری صاحب مجلس مشاورت نے اعلان کیا ہے کہ اس سال بوجہ ۴-۵-۶ اپریل بروز جمعہ ہفتہ، اتوار کو مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔

یوم التبلیغ ۳۰ مارچ بروز اتوار!

بوجوہ ۳۰ مارچ بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم صاحبان مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

وہ کب جرات سکتا ہے۔ یہ الفاظ اُن کے منہ
سے کچھ ایسے وثوق سے نکلے کہ وہ امیر آدمی
یہ الفاظ سنتے ہی گھبرا گیا۔ اور اس نے کہا بیشک
بادشاہ کی فوجیں

راتوں کے تیروں کا مقابلہ

نہیں کر سکتیں۔ میں آئندہ اپنے افعال سے توبہ
کرتا ہوں۔ پس سب سے زیادہ موثر رات کا تیر
ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ دوسرے لوگوں کو نظر نہیں آتا
اس جنگ میں

جرمنوں کی شکست

کی ایک بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ انگریزوں نے مادی
راتوں کا ایک تیر نکالا تھا۔ وہ اس قسم کی شعاعیں
تھیں جو کہ دشمن پر ڈالی جاتیں۔ تو اسے وہ نظر نہ
آتیں لیکن شعاعیں ڈالنے والوں کو نظر نہ آنے
والی ان شعاعوں کے اثر سے ان کی تمام نقل و
حرکت صحیح نظر آجاتی۔ اور وہ عین نشانے پر
گولہ باری کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے جرمنوں کو
شکست ہوئی۔ اور انگریز جیت گئے۔ تو

رات کا تیر

درحقیقت سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے
کیونکہ وہ جس پر پھینکا جاتا ہے۔ اسے نظر نہیں
آتا۔ مادی دنیا کے تیر ایک خاص جگہ اور خاص مقام
سے نکلتے ہیں اور خاص جگہ اور خاص مقام پر جا کر
گرتے ہیں۔ اور وہ دیکھنے والوں کو نظر آجاتے ہیں
لیکن یہ رات کا تیر ایسا ہے۔ جو کسی کو نظر بھی
نہیں آتا۔ اور مادی تیروں کی نسبت بہت زیادہ
اثر کرتا ہے۔ اور پھر یہ تیر ایسا ہے جسے کوئی
دوسرا ایجاد بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو شخص ان
تیروں کا قائل ہوگا۔ اور ان تیروں کے ایجاد
کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ یقیناً مسلمان ہو جائیگا
اور جب مسلمان ہو جائیگا۔ تو وہ دشمن نہ رہے گا۔ یہ
تیر ایک ہی قوم کے قبضہ میں رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ
ان تیروں میں اثر پیدا کرنے والا خدا ایک ہے
دو نہیں۔ بہرحال یہ تیر ایسا ہے جو کہ ایک ہی قوم
کے قبضہ میں رہتا ہے۔ اور جو اس پر قبضہ کرنے
کی کوشش کرے گا۔ وہ یقیناً ہمارا ساتھی بن
جائیگا۔ پس

رو رو کر دعائیں کرو

تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کو لڑائی
اور جھگڑے سے بچا لے اور ہماری دعائیں لوگوں
کے دلوں میں تبدیلی کا باعث بن جائیں۔ اور ان کے
دلوں کی میل دھو دی جائے۔ وہ رات کو غم و غصہ
کے خیالات لیکر سوئیں۔ اور صبح اٹھیں تو ان کے
خیالات میں تبدیلی ہو چکی ہو۔ پس میں اعلان کرتا ہوں
کہ دین کی تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے۔ اور ملک کے
فائدے کے لئے تمام دوست تہجد کے ساتھ
روزے رکھیں کیونکہ حب الوطنی بھی ایمان میں
سے ہے۔ میں نے جیسا کہ بتایا ہے۔ یہ روزے
۲۰ مارچ سے شروع کئے جائیں اور ہر جمعرات کو روزہ
رکھا جائے۔ اس طرح یکم مئی تک سات روزے ہو جائیں
گے۔ اسکے بعد میں دیکھوں گا۔ کہ اس تحریک کے جاری
رکھنے کی ضرورت ہے۔ یا اسے بند کر دیا جائے پس
ایسے طور پر

خشوع اور خضوع

کے ساتھ دعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا

عرش ہل جائے

اور اس کے فرشتے ہماری تائید میں لگ جائیں
اور جس کام کو دوسری طاقتیں نہیں کر سکیں ہم اُسے
کر لیں۔ اور بدقسمت ہندوستان جو ایک لمبے عرصہ سے
ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گرا ہوا ہے۔ اُسے
اس حالت سے باہر نکال لائیں اور ہندوستانیوں کے
دلوں کو بدل کر نیکی اور تقویٰ کی طرف کھینچ لائیں۔ یہاں تک کہ ہندوستان کی ترقیات اعلائے کلمۃ اللہ، اسلام اور احمدیت کے پھیلانے میں ممد ہوں گے۔

قادیان میں جائدادوں کی خرید و فروخت

بعض احباب کے قادیان میں جائداد اور مکان ہیں۔ وہ بیچنا چاہتے ہیں۔ بعض احباب قادیان میں مکان یا زمینیں خریدنا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے زمینوں اور رہائشی جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق ایجنسی قائم کی ہے۔ جن احباب کو اپنی جائداد فروخت کرنی منظور ہو یا اپنے لئے جائداد خریدنی منظور ہو۔ وہ ہمیں اطلاع دیں۔ ہم ان کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ بعض دوستوں کی غلطی کی وجہ سے قیمتیں ناواجب طور پر چڑھ رہی ہیں۔ ہماری کوشش ہو گی۔ کہ قیمتوں کو مناسب حد کے اندر رکھا جائے۔ جو دوست اپنی جائدادیں بیچنا چاہیں۔ ہم انہیں بھی نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ یہ نہ دیکھیں۔ کہ اس وقت ضرورت کے مطابق کوئی انہیں کیا دیتا ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھیں جماعت اور سلسلہ کا فائدہ کس میں ہے۔ جو آج جائداد فروخت کرتا ہے۔ کل کو اسے یا اس کی اولاد کو زمینیں خریدنے کی بھی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اس کا آج کا فعل آئندہ اس کو یا اس کی اولاد کو بھی مشکلات میں ڈال سکتا ہے۔

ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ کوئی زمین جو مکانوں کے لئے فروخت کی جائیگی۔ وہ حسب فائدہ سلسلہ سڑک پر واقع ہو گی۔ اور منظور کردہ نقشہ کے مطابق ہو گی۔ جس سے بعد میں مشکلات کا امکان نہ رہے۔ نیز ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہر سودا خرید کا ہو یا فروخت کا ہو۔ امور عامہ میں باقاعدہ درج کرا دیا جائیگا۔

شرکت مصالح قادیان

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہو گی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے کے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ بیمار کہتا ہے۔ کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حار امراض میں اسکا استعمال کیا جاتا ہے اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود فیصلہ کر لیں گے۔ کہ سب موجودہ دواؤں سے اسکا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

DIANA LHR

ذوق صاحب

ICCO PERFUMES

اصحاب ہمیشہ "امپیریل کیمیکل کمپنی" کے تیار کردہ سینٹ استعمال کرتے ہیں!!

ایسٹرن پرفیومری کمپنی (قادیان)

سستی عمارتی لکڑی

ہمارے پاس اپنے کام سے فالتو یکصد کے قریب کیل کی پورے ناپ کی دس فٹ لمبی شہتیریاں قابل فروخت موجود ہیں جو بازار کے عام نرخ سے رعایت پر دی جائینگی۔

ضرورتمند احباب تشریف لا کر خرید سکتے ہیں۔ منیجر جنرل سروس کمپنی

منیجر سے خط و کتابت میں نمبر خریداری ضرور لکھا جائے ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی۔

ضروری خبریں

برطانوی پارلیمنٹ میں فسادات پنجاب کا ذکر

لندن ۷ مارچ:- آج دارالعوام میں پنجاب کے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق مختلف سوالات کئے گئے۔ مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند نے جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح ۴ مارچ کو لاہور سے فساد کی ابتداء ہوئی۔ اس کے بعد امرتسر، راولپنڈی اور ملتان بھی فساد کی زد میں آ گئے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت پنجاب کے شہری علاقوں میں فسادات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ لیکن دیہات میں ابھی حالات تسلی بخش نہیں۔ مغربی پنجاب کے مختلف دیہات میں فساد ہو رہا ہے۔ صورت حالات پر قابو پانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ گو ابھی تک مکمل اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔ لیکن اتوار تک کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۲۳۴۰ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۱۱۰۰ کے قریب شدید مجروح ہوئے۔ برطانوی افواج کو کسی ایک فرقہ کے خلاف استعمال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ وہ قانون شکنی کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ جب تک ہندوستان میں برطانوی فوج موجود ہے۔ قیام امن کی خاطر اس سے کام لیا جا سکتا ہے۔ امرتسر میں بعض دیگر مقامات پر ہندوستان کی فوج بھی کام کر رہی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا مقامی کمانڈنگ آفیسر کا کام ہے۔ کہ کس علاقہ میں برطانوی اور کس علاقہ میں ہندوستانی فوج کو بھیجا جائے۔ پارلیمنٹری وفد کے ایک رکن نے دریافت کیا کہ کیا ان فسادات کا برطانیہ کے ۲۰ فروری کے اعلان سے کچھ تعلق ہے جناب وزیر ہند نے جواب دیا۔ میرے نزدیک ان فسادات کا اس اعلان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ آج صبح لاہور میں آگ لگنے کی ایک واردات ہوگئی۔ جس کی وجہ سے گیارہ دوکانیں جل گئیں۔ اس وقت تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ پانچ دن پیشتر بھی آگ لگنے کی ایک واردات ہوگئی تھی۔

ضلع اٹک میں پنڈی گھیب اور فتح جنگ کی تحصیل میں ابھی فساد زوروں پر ہے۔ حکومت پنجاب نے اس علاقہ کے حکام کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ علاقہ کے پنشن یافتہ خطاب یافتہ اور جاگیردار اشخاص کی فہرست مرتب کی جائے۔ اور ان میں سے جو لوگ موجودہ شورش میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے خطاب پنشنیں اور جاگیریں ضبط کر لی جائیں۔

آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے جنرل سیکرٹری مسٹر دیش پانڈے کو لاہور میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آپ حکومت کی طرف سے ممانعت کے باوجود پنجاب کی حدود میں داخل ہو گئے تھے۔

جنرل میکارتھر کی تجویز!

جنرل میکارتھر نے ٹوکیو میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرے خیال میں اب وقت آگیا ہے۔ کہ جاپان سے فوجی کنٹرول اٹھا لیا جائے اور اس کی جگہ اتحادی اقوام کی مشترکہ حکومت قائم کی جائے۔ آپ نے کہا جاپان پر جن مقاصد کے پیش نظر فوجی کنٹرول کیا گیا تھا وہ پورے ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اب جاپان لڑنے کے قابل نہیں رہا۔ (۲) وہاں پر جمہوریت کی حکومت قائم ہو گئی ہے (۳) جاپان کی اقتصادی مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ آپ نے کہا اب جاپان پر تلوار کے زور سے حکومت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور بڑی حد تک اسے دیگر ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے کی اجازت دیدینی چاہیئے:-

اخبار "الفضل" میں آپکا نام شایع کر دیا جائیگا

"تحریک جدید" کے وہ مجاہد جو دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے اپنے وعدے مرکز میں ۳۱ مارچ تک سو فیصدی داخل کر دینگے ان کے نام اس لئے اخبار میں دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد شائع کر دیئے جائیں گے۔ کہ تا ان کو اطلاع ہو جائے کہ ان کے نام حضور کی خدمت میں دعا کیلئے پیش ہو چکا ہے۔ پس آپ اپنا وعدہ ۳۱ مارچ تک داخل کرنے میں ابھی سے جدوجہد کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)